سزا دینے کا ارادہ کرلیا۔ اتنے میں سیدنا الحر بن قیس ﷛ نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ''معاف کرنے کا طریقہ اختیار کرو، بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے درگزر کرو'' یہ شخص جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! جونہی یہ آیت حضرت عمر ﷛ کے پاس پڑھی، ان کا غصہ ایک دم ٹھنڈا پڑ گیا۔ اور وہ کتاب اللہ کے احکامات کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ اور اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے تھے۔[صحیح البخاری ح:۷۲۸۶]

۞ سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر ﷛ نے بتایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تمہاری عورتیں تم سے مسجد جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں مسجد جانے سے نہ روکو۔'' ان کے بیٹے بلال ؒ نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہم انہیں روکیں گے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر ﷛ سخت برہم ہوئے۔ اور ان پر اس قدر ناراضگی کا اظہار کیا کہ اتنا کسی پر ناراض نہ ہوئے تھے۔ پھر بتایا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے ہم ان کو ضرور روکیں گے۔'' [صحیح مسلم ح:٤٤٢]

۞ ابوقتادہ ؒ بیان کرتے ہیں ہم اپنی جماعت کے ساتھ عمران بن حصین ﷛ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اور بشیر بن کعب بھی موجود تھے۔ عمران ؓ نے اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث بیان کی: ''الحياء خير كله'' حیاء خیر ہی خیر ہے۔ بشیر بولے: ہم نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ حیاء میں تمکین اور وقار ہے اور اس میں کمزوری بھی۔ بشیر کی بات سن کر عمران بن حصین ﷛ سیخ پا ہوگئے۔ ان کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئیں۔ فرمانے لگے: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو اس پر اعتراض کر رہا ہے! یہ کہہ عمران ﷛ نے دوبارہ حدیث بیان کی۔ بشیر نے اپنی بات دہرائی۔ سیدنا عمران ﷛ بشیر کی دوبارہ اس جسارت پر بہت ہی غضبناک ہوگئے۔ اور ہم عمران ﷛ کا غصہ ٹھنڈا کرانے کے لیے برابر کہتے رہے: اے ابونجید! یہ ہمارا ہم عقیدہ ہے کوئی حرج نہیں۔ [صحيح مسلم كتاب الإيمان باب بيان عدد شعب الإيمان ح:٣٧]

۞ ابن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مغفل ﷛ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو کنکری مارتے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: ''کنکری نہ پھینک! کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ناپسند کرتے تھے

رجوع کیا۔ عمر بن عبد العزیزؒ نے طرفین کی بات سننے کے بعد فیصلہ کیا کہ غلام کو اس کے کمائے ہوئے مال سمیت واپس بیچنے والے کو دیا جائے۔ اور اس سے غلام کی قیمت لے لی جائے۔ جب انہوں نے یہ فیصلہ کیا، تو میں نے مدینہ کے مشہور فقیہ عروۃ بن الزبیرؒ کے ہاں آ کر عمر بن عبد العزیزؒ کا فیصلہ سنایا، تو عروۃ بن الزبیرؒ نے فرمایا:

آج میں دوپہر کو عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس جا رہا ہوں، میں انہیں بتادوں گا کہ سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اسی طرح کے ایک قضیہ میں ''الخراج بالضمان'' کے مطابق فیصلہ فرمایا ہے۔ عروۃ کی حدیث سن کر میں بھاگم بھاگ دوبارہ عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس آیا، اور انہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث سنائی تو کہنے لگے: ''فما أيسر علي من قضاءِ قضيتُه، الله يعلمُ أني لم أُردْ فيه إلا الحق، فبلغني فيه سنةٌ عن رسول الله ﷺ، فأردُّ قضاء عمر، وأُنفذُ سنة رسول الله ﷺ'' ''اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں نے اپنے تئیں حق کا ہی فیصلہ کیا تھا۔ جب مجھے اس فیصلہ کے خلاف اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث پہنچی ہے تو میرے اوپر کتنا ہی آسان ہے کہ میں اپنے فیصلے کو دیوار پر دے مارتا ہوں اور اللہ کے نبی ﷺ کا فیصلہ نافذ کرتا ہوں۔''

[الفقیه والمتفقه للخطیب البغدادی ۱/۱۹٤]

امام ابن القیمؒ نے عمر بن عبد العزیزؒ کا قول نقل کیا ہے: ''کسی بھی مسئلہ میں نبی ﷺ کی حدیث ثابت ہو، اس میں کسی اور کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں۔'' [أعلام الموقعین ۲/ ۱۹٤]

جماعتی خبریں

جنوری تا مارچ 2016ء

عبدالرحیم روزی

قاعدہ و ناظرہ قرآن کریم پڑھانے والی 70 معلماتِ مدارس غواڑی کے لیے 14 روزہ تدریسی وتربیتی ورکشاپ کی تکمیل پر پُر وقار اختتامی تقریب منعقد کی گئی۔ ورکشاپ میں **تجوید، قاعدہ تیسیر القرآن وناظرہ قرآن اور ابتدائی کتب حدیث وترجمہ قرآن** کی مشقیں کرائی گئیں۔ باجی عالیہ اقبال، باجی زاہدہ خلیق اور باجی طاہرہ عبدالحکیم نے تربیت دی۔ نیز روزانہ ایک عالم دین مختلف اہم موضوعات پر لیکچر دیتا تھا۔